السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عمرہ کے اوقات کیا ہیں اور دو عمروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے، تعامل صحابہؓ اس مسئلہ میں کیا ہے؟

کیا دو عمروں کے درمیان اتنا فاصلہ ضروری ہے کہ سر کے بال اگ آئیں؟

کیا دو عمروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ وطن واپس آکر دوبارہ مثل حج سفر کرکے جائے یا قیام مکہ میں بھی متعدد عمرے کیے جاسکتے ہیں؟

عمرہ کے کیا کیا شرائط ہیں جن کے فقدان سے عمرہ نہیں ہوتا اور ان کی موجودگی ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ بارہ ماہ درست ہے، دو عمروں کے درمیان کے فاصلہ کا کسی روایت میں ذکر نہیں۔ سر کے بال اُگنے کی بھی کوئی شرط نہیں۔ یہ صرف اس غرض سے ہے کہ عمرہ کے بعد حجامت کے ساتھ احرام سے نکلے مگر احرام سے نکلنے کے لیے اور بہت سی باتیں ہیں۔ خوشبو کا استعمال، بیوی کے پاس جانا احرام کے کپڑے اتار کر دوسرے کپڑے پہن لینا وغیرہ وغیرہ۔ پس احرام سے نکلنے کی خاطر دوسرا عمرہ اتنی دیر سے کرنا کہ بال (اگ آئیں اس کی کوئی وجہ نہیں۔ باقی شرائط میں حج عمرہ قریب قریب ہیں۔ (عبد اللہ امرتسری روپڑی جامعہ قدس لاہور ۲۳ شعبان ۱۳۸۰ ہجری ۱۰ فروری ۱۹۶۱ ئ، فتاویٰ اہلحدیث جلد ۲ ص ۵۸۷

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد08ص53

محدث فتویٰ